BUDC-134

B.A. General CBCS Urdu Programme (BAG)

ASSIGNMENT

For

(July 2024 & Jan 2025 Sessions)

اردو نظم کا مطالعہ

(Urdu Nazm Ka Mutala)

(BUDC-134)

Discipline of Urdu
School of Humanities
Indira Gandhi National Open University
Maidan Garhi, New Delhi-110068

اسائن مینٹ

بی- اے جنرل(CBCS) اردو پروگرام

عزیز طلبا/طالبات!

یہ امید کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے اس کورس کو دل لگا کر پڑھا اور اسے سمجھا ہوگا۔ اس کی جانچ پرکھ کے لیے آپ کے اس کورس میں ایک اسائن مینٹ رکھا گیا ہے۔ یہ اسائن مینٹ آپ کے مطالعے اور صلاحیت کو جانچنے پرکھنے کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے تاکہ آپ اپنا جائزہ خود لے سکیں۔ اسائن مینٹ اپنے مقررہ وقت میں جمع کرنا ضروری ہے تاکہ آپ امتحان میں بیٹھنے کے لائق ہو سکیں۔ اسائن مینٹ جمع کیے بغیر آپ امتحان میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ یہ اسائن مینٹ آپ کی صلاحیت میں نکھار پیدا کرے گا اور آپ کی معلومات میں اضافہ کرے گا۔ اس لیے آپ اپنے اس کورس کی اکائیوں کا بغور مطالعہ کیجیے۔ دوران مطالعہ اگر ذہن میں کوئی سوال پیدا ہو یا کچھ باتوں کو سمجھنے میں دشواری پیش آئے تو آپ اپنے اسٹڈی سنٹر جاکر اپنے کاؤنسلر سے رابطہ کیجیے۔ یہ اسائن مینٹ ٹیوٹر مارکڈ اسائن مینٹ (TMA) ہے جو پورے کورس کا احاطہ کرتا ہے اور سو(100) نمبروں پر مشتمل ہے۔

مقصد:

اس اسائن مینٹ کا مقصد یہ پتہ لگانا ہے کہ آپ نے اپنے اس کورس کے تمام بلاک کی تمام اکائیوں کا مطالعہ کرتے ہوئے اسے کتنا سمجھا اور اس سے کس قدر فائدہ اٹھایا ہے۔ اس اسائن مینٹ کا مقصد یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ اس کورس کا مطالعہ کرکے آپ کی معلومات میں کس قدر اضافہ ہوا اور آپ کی صلاحیت میں کتنا نکھار پیدا ہوا ہے۔

مشورہ:

سوالوں کو غور سے پڑھیے اور ان نکات کو سمجھیے جن پر سوالات کی بنیاد ہے۔ ضروری باتیں نوٹ کرکے انھیں منطقی ربط کے ساتھ پیش کیجیے۔ سوالوں کے جواب کتابوں سے نقل کرنے کے بجائے اپنے الفاظ میں لکھیے۔ اکائیوں کی عبارت کو ہو بہو نقل کرنے سے گریز کیجیے۔ اپنے جوابات محتاط ہو کر تجزیاتی انداز میں لکھیے۔ مضمون نما سوالات کو شروع میں تمہید اور آخر میں اخذ شدہ نتائج کے ساتھ لکھیے۔ تمہید میں بتائیے کہ آپ نے سوال کو کس طرح سمجھا ہے اور جواب کس طرح آپ پیش کرنے جا رہے ہیں۔ آخر میں سوال کے جواب کو سمیٹ کر نتیجہ اخذ

کیجیے۔ جواب دیتے وقت آپ دوسری کتابوں کا حوالہ بھی دے سکتے ہیں۔ اس طرح آپ کے مطالعے کی وسعت کا اندازہ ہو گا اور موضوع پر آپ کی گرفت اور گیرائی کا بھی پتا چل سکے گا۔

آپ کو اپنے جوابات کے سلسلے میں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ:

- منطقی نوعیت کے ہوں
- جملے اور پیراگراف کے درمیان ربط ہو
- خیال اور طرز تحریر میں مطابقت ہو
- سوالوں کا اتنا ہی جواب دیجیے جتنا پوچھا گیا ہے

ہدایت:

اتنا یاد رکھیے کہ سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے سے پہلے آپ کو ہر کورس کا اسائن مینٹ جمع کرنا ہے۔ اسائن مینٹ کی ایک کاپی اپنے پاس محفوظ رکھیے تاکہ گم ہونے کی شکل میں حوالے کے لیے آپ کے پاس اپنا اسائن مینٹ موجود ہو۔

اپنا اسائن مینٹ لکھنے سے پہلے درج ذیل ہدایات کو غور سے پڑھیے:

1۔ پروگرام گائڈ میں اسائن مینٹ سے متعلق دی گئی ہدایات کا بغور مطالعہ کیجیے۔

2۔ اپنا نام، رول نمبر اور تاریخ کاپی کے پہلے حصے کی بائیں جانب لکھیے۔

3۔ کاپی کے بیچ میں کورس کا نام، اسائن مینٹ نمبر اور اپنے اسٹڈی سنٹر کا نام لکھیے۔

4۔ آپ کو ہر کورس کا اسائن مینٹ جمع کرنا ہے۔ اگر اسائن مینٹ جمع نہیں کیا تو سمسٹر کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

5۔ اپنے اسائن مینٹ کے لیے فل اسکیپ سائز کا کاغذ کا استعمال کیجیے۔

6۔ جواب سے پہلے متعلقہ سوال لکھنا ضروری ہے۔

7۔ اسائن مینٹ اپنی تحریر میں ہونا چاہیے۔

8۔ اسائن مینٹ آپ اپنے اسٹڈی سنٹر پر جمع کیجیے۔

آپ اپنے اسائن مینٹ کی کاپی کا پہلا صفحہ اس طرح پر کیجیے:

کورس کا عنوان (اردو)--------------------------/--------------------------Course Title

اسائن مینٹ نمبر--------------------رول نمبر------------------------------------

نام (اردو)----------------------/------------------------------Name in English

اسٹڈی سنٹر کا نام--

Note:

Last date for submission of Assignment

For December Examination: 31st October

For June Examination: 30th April

نوٹ: اسائن مینٹ جمع کرنے کی آخری تاریخ کے متعلق جاننے کے لیے IGNOU کی ویب سائٹ دیکھتے رہیے۔

Good Luck!

ٹیوٹر مارکڈ اسائن مینٹ

Course Code:	BUDC-134
Course Title:	اردو نظم کا مطالعہ
Assignment Code:	BUDC-134/TMA/July 2024 & Jan 2025
Coverage:	All Blocks
Marks:	100

نوٹ:- سبھی حصوں سے تمام سوالوں کے جواب دیجیے۔ سوالوں کے نمبران کے سامنے درج ہیں۔

(حصہ الف)

سوال 1۔ علامہ اقبال کا مختصر تعارف پیش کیجیے۔ (10)

یا

پنڈت برج نارائن چکبست کی نظم نگاری پر تبصرہ کیجیے۔

سوال 2۔ اردو نظم میں حب الوطنی کے عناصر پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔ (10)

یا

نظم "مفلسی" کے درج ذیل دو بند کے مفہوم کو بیان کیجیے۔

مفلس کی کچھ نظر نہیں رہتی ہے آن پر

دیتا ہے اپنی جان وہ ایک ایک نان پر

ہر آن ٹوٹ پڑتا ہے روٹی کے خوان پر

جس طرح کتے لڑتے ہیں اک استخوان پر
ویسا ہی مفلسوں کو لڑاتی ہے مفلسی

کرتا نہیں حیا سے جو کوئی وہ کام آہ
مفلس کرے ہے اس کے تئیں انصرام آہ
سمجھے نہ کچھ حلال نہ جانے حرام آہ
کہتے ہیں جس کو شرم و حیا ننگ و نام آہ
وہ سب حیا و شرم اٹھاتی ہے مفلسی

سوال 3۔ جوش ملیح آبادی کی نظم نگاری پر اظہار خیال کیجیے۔ (10)

یا

نظم "نیا شوالہ" کے درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

سچ کہہ دوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہو گئے پرانے
اپنوں سے بیر رکھنا تو نے بتوں سے سیکھا
جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے
تنگ آ کے میں نے آخر دیر و حرم کو چھوڑا

واعظ کا وعظ چھوڑا چھوڑے ترے فسانے

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے

خاک وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے

(حصہ ب)

سوال4۔ محمد حسین آزاد کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی نظم نگاری سے مفصل بحث کیجیے۔ (15)

یا

خواجہ الطاف حسین حالی کا تعارف کراتے ہوئے ان کی نظم نگاری پر مفصل اظہار خیال کیجیے۔

سوال5۔ نظیر اکبر آبادی کے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی شاعری کی خصوصیات بیان کیجیے۔ (15)

یا

اکبر الہ آبادی کی نظم نگاری پر ایک تفصیلی مضمون تحریر کیجیے۔

(حصہ ج)

سوال6۔ اردو نظم کے آغاز و ارتقا پر ایک تفصیلی مضمون لکھیے۔ (20)

یا

اردو نظم کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام اور خصوصیات سے مفصل بحث کیجیے۔

سوال7۔ چکبست کی نظم "رامائن کا ایک سین" کا تجزیہ کیجیے۔ (20)

رخصت ہوا وہ باپ سے لے کر خدا کا نام   راہِ وفا کی منزل اول ہوئی تمام

منظور تھا جو ماں کی زیارت کا انتظام   دامن سے اشک پوچھ کے دل سے کیا کلام

اظہار بے کسی سے ستم ہو گا اور بھی

دیکھا ہمیں اداس تو غم ہو گا اور بھی

دل کو سنبھالتا ہوا آخر وہ نونہال　　　خاموش ماں کے پاس گیا صورت خیال

دیکھا تو ایک در میں ہے بیٹھی وہ خستہ حال　　　سکتہ سا ہو گیا ہے، یہ ہے شدتِ ملال

تن میں لہو کا نام نہیں، زرد رنگ ہے

گویا بشر نہیں، کوئی تصویرِ سنگ ہے

کیا جانے کس خیال میں گم تھی وہ بے گناہ　　　نورِ نظر پہ دیدۂ حسرت سے کی نگاہ

جنبش ہوئی لبوں کو، بھری ایک سرد آہ　　　لی گوشہ ہائے چشم سے اشکوں نے رخ کی راہ

چہرے کا رنگ حالت دل کھولنے لگا

ہر مائے تن زباں کی طرح بولنے لگا

رو کر کہا! خموش کھڑے کیوں ہو میری جاں؟　　　میں جانتی ہوں، کس لیے آئے ہو تم یہاں

سب کی خوشی یہی ہے تو صحرا کو ہو رواں　　　لیکن میں اپنے مُنھ سے نہ ہرگز کہوں گی 'ہاں'

کس طرح بن میں آنکھ کے تارے کو بھیج دوں؟

جوگی بنا کے راج دلارے کو بھیج دوں؟

لیتی کسی فقیر کے گھر میں اگر جنم　　　ہوتے نہ میری جان کو سامان یہ بہم

ڈستا نہ سانپ بن کے مجھے شوکت و حشم　　　تم مرے لال تھے مجھے کس سلطنت سے کم

میں خوش ہوں، پھونک دے کوئی اس تخت و تاج کو

تم ہی نہیں تو آگ لگاؤں گی راج کو

سن کر زباں سے ماں کی یہ فریادِ درد خیز　　　اس خستہ جاں کے دل پہ چلی غم کی تیغِ تیز

عالم یہ تھا قریب کہ آنکھیں ہوں اشک ریز　　　لیکن ہزار ضبط سے رونے سے کی گُریز

سوچا یہی کہ جان سے بے کس گزر نہ جائے

ناشاد ہم کو دیکھ کر ماں اور مر نہ جائے

پھر عرض کی یہ مادر ناشاد کے حضور　　　مایوس کیوں ہیں آپ الم کا ہے کیوں وفور؟

صدمہ یہ شاق عالم پیری میں ہے ضرور　　　لیکن نہ دل سے کیجیے صبر و قرار دور

شاید خزاں سے شکل عیاں ہو بہار کی
کچھ مصلحت اسی میں ہو پروردگار کی
اور آپ کو تو کچھ بھی نہیں رنج کا مقام بعد سفر وطن میں ہم آئیں گے شادکام
ہوتے ہیں بات کرنے میں چودہ برس تمام قائم اُمید سے ہے، دنیا ہے جس کا نام
اور یوں کہیں بھی رنج و بلا سے مفر نہیں
کیا ہو گا دو گھڑی میں، کسی کو خبر نہیں
اپنی نگاہ ہے کرم کارساز پر صحرا چمن بنے گا، وہ ہے مہرباں اگر
جنگل ہو یا پہاڑ، سفر ہو کہ ہو حضر رہتا نہیں وہ حال سے بندے کے بے خبر
اس کا کرم شریک اگر ہے تو غم نہیں
داماں دشت دامنِ مادر سے کم نہیں

یا

نظیر اکبر آبادی کی نظم "آدمی نامہ" کا جائزہ لیجیے۔

دنیا میں بادشاہ ہے، سو ہے وہ بھی آدمی اور مفلس و گدا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
زردار و بے نوا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی نعمت جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو چبا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
یاں آدمی ہی نار ہے اور آدمی ہی نور یاں آدمی ہی پاس ہے اور آدمی ہی دور
کل آدمی کا حسن و قبح میں ہے یاں ظہور شیطاں بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکر و زور
اور ہادی، رہنما ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
مسجد بھی آدمی نے بنائی ہے یاں میاں! بنتے ہیں آدمی ہی امام اور خطبہ خواں
پڑھتے ہیں آدمی ہی قرآن اور نمازیاں اور آدمی ہی ان کی چُراتے ہیں جوتیاں
جو ان کو تاڑتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی   اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی اُتارے ہے آدمی   چلا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی
اور سن کے دوڑتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

بیٹھے ہیں آدمی ہی دکانیں لگا لگا   کہتا ہے کوئی، لو! کوئی کہتا ہے، لا رے لا!
اور آدمی ہی پھرتے ہیں رکھ سر پہ خوانچا   کس کس طرح سے بیچیں ہیں چیزیں بنا بنا
اور مول لے رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اک آدمی ہیں جن کے یہ کچھ زرق برق ہیں   روپے کے جن کے پاؤں ہیں، سونے کے فرق ہیں
جھمکے تمام غرب سے لے تا بہ شرق ہیں   کمخواب، تاش، شال، دوشالوں میں غرق ہیں
اور چیتھڑوں لگا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر   ہیں آدمی ہی صاحب عزت اور حقیر
یاں آدمی مُرید ہے اور آدمی ہی پیر   اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیرؔ!
اور سب میں جو بُرا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی